از عدالت عظمی

کالیم تمبا

بنام

اسٹیٹ آف مہاراشٹر اور دیگر

16ستمبر 1999

[جی ٹی ناناوتی اور ایس این پھکن، جسٹسز]

نارکوٹک ڈرگس اینڈ سائیکوٹروپک سبسٹینس ایکٹ، 1985 – دفعات 8(سی)، 21، 23، 28 اور 50

تلاشی اور ضبطی – ملزم کو معلومات کی ضرورت – کہ اسے گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کی موجودگی میں تلاشی لینے کا حق حاصل ہے – منعقد، جو کسی شخص کی تلاشی پر لاگو ہوتا ہے نہ کہ سامان کی تلاشی پر۔

ہندوستان پہنچنے والا غیر ملکی – نارکوٹک ڈیپارٹمنٹ کے افسران کے ذریعہ اس کے سامان کی تلاشی – ہیروئن کی بازیابی – ملزم کی طرف سے داخلہ جس میں ضبط شدہ پیکٹ میں ہیروئن تھی – شواہد کی تصدیق – منعقد، اثباتِ جُرم درست تھی۔

کسٹمز ایکٹ، 1962: دفعات 108 اور 135۔

ملزم – دفعہ 108 کے تحت درج بیان – کی قبولیت۔

اپیل کنندہ، ایک زائرنیشنل، 22.11.1990 پر سہار ہوائی اڈے، بمبئی پہنچا۔ نارکوٹکس ڈیپارٹمنٹ کے افسران، پی ڈبلیو 1، 2 اور 5 نے اس کے سامان کی تلاشی لی اور اس کے بیگ سے 2 کلوگرام ہیروئن برآمد کی۔ دو پنچ گواہوں کی موجودگی میں تمام رسمی کارروائیاں مکمل کی گئیں۔ کسٹمز ایکٹ 1962 کی دفعہ 108 کے تحت اپنے بیان میں اپیل کنندہ نے اعتراف کیا کہ اس کے بیگ سے ضبط کیے گئے پیکٹوں میں ہیروئن تھی۔ کیمیائی تجزیہ کار کی رپورٹ حاصل کرنے کے بعد اپیل کنندہ پر مقدمہ چلایا گیا اور نارکوٹک ڈرگس اینڈ سائیکوٹروپک سبسٹینس ایکٹ، 1985 کی دفعہ 28 اور 8(سی) کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 8(سی) اور دفعہ 23 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 21 کے تحت جرائم کے لیے سزا سنائی گئی۔ اسے کسٹمز ایکٹ 1962 کی دفعہ 135(i)(a) اور دفعہ 135(i)(ii) کے تحت بھی سزا سنائی گئی۔ اپیل پر، عدالت عالیہ نے اس کی اثباتِ جُرم کی تصدیق کی لیکن جرمانے کی ادائیگی نہ کرنے پر دی گئی اثباتِ جُرم کو کم کر دیا گیا۔

اس عدالت میں اپیل کنندہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ (1) نارکوٹک ڈرگس اینڈ سائیکوٹروپک سبسٹینسز ایکٹ، 1985 کی دفعہ 50 کی لازمی ضرورت کی تعمیل نہیں کی گئی کیونکہ نارکوٹک کنٹرول بیورو کے افسران کی تلاشی سے پہلے اپیل کنندہ کو یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ اسے گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کی موجودگی میں تلاشی لینے کا حق ہے۔ (2) کیمیائی تجزیہ کار کی رپورٹ پر کوئی انحصار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہ خفیہ تھی۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے عدالت نے

منعقد۔1: صرف اس صورت میں جب کسی ملزم کے شخص کی تلاشی لی جانی ہو تب اسے گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کی موجودگی میں اس کے تفتیش کے حق کے بارے میں مطلع کیا جانا ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے ساتھ بیگ یا کوئی دوسری چیز لے کر جا رہا ہے اور اس میں منشیات یا نفسیاتی مادہ پایا جاتا ہے، تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ اس کے شخص سے ملا تھا۔ [673-بی-ڈی]

2۔ عدالت عالیہ گواہوں کے شواہد اور کسٹم ایکٹ کی دفعہ 108 کے تحت درج کردہ بیان پر بھروسہ کرنے اور اپیل کنندہ کی اثباتِ جُرم کی تصدیق کرنے میں درست تھی۔ یہ دلیل کہ کیمیائی تجزیہ کار کی رپورٹ کا کوئی ثبوت نہیں تھا، قابل قبول نہیں ہے۔ [673-ایف-جی]

3۔ نارکوٹکس ڈیپارٹمنٹ کے افسران کے شواہد کے علاوہ اس ہوٹل کے ایک ملازم کا ثبوت ہے جہاں اپیل کنندہ ٹھہرا ہوا تھا جس نے ہوٹل کے زیر انتظام رجسٹر میں خود اپیل کنندہ کی طرف سے انگریزی میں کی گئی کچھ اندراجات کو ثابت کیا ہے۔ پنچ نامہ میں اپیل کنندہ کے لکھے ہوئے الفاظ موصول شدہ نقل بھی ہوتے ہیں۔ لہذا، یہ دلیل کہ اپیل کنندہ کے دستخط شدہ بیان پر کوئی انحصار نہیں کیا جانا چاہیے تھا جو کسٹم ایکٹ کی دفعہ 108 کے تحت درج کیا گیا تھا کیونکہ یہ اپیل کنندہ نے رضاکارانہ طور پر نہیں کیا تھا کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ اس میں انگریزی میں کیا لکھا گیا تھا، جبکہ وہ صرف فرانسیسی جانتا ہے، اسے قبول نہیں کیا جا سکتا۔ [674-اے-سی]

ریاست پنجاب بنام بلدیو سنگھ، [1999] 4 ایس سی سی 595، پر انحصار کیا۔

ریاست پنجاب بنام جسبیر سنگھ اور دیگران جے ٹی، (1995) 9 ایس سی 308، مسترد کر دیا گیا

فوجداری اپیل کا عدالتی حد اختیار: 1998 کی فوجداری اپیل نمبر 817۔

1994 کے فوجداری اے نمبر 401 میں بمبئی عدالت عالیہ کے مورخہ 16.1.98 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے مسز ایم قمر الدین

جواب دہندگان کے لیے ایس ایس شندے اور جی بی ساٹھے

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ناناوتی، جسٹس۔ اپیل کنندہ، ایک زائرنیشنل، 22.11.90 پر ایتھوپین ایئر لائنز کی پرواز کے ذریعے سہار ہوائی اڈے (بمبئی) پہنچا۔ نارکوٹک کنٹرول بیورو کے انٹلی جنس آفیسر مسٹر انیل مینن کو اطلاع ملی تھی کہ ایک زائرنیشنل، کلیما ٹمبا (اپیل کنندہ)، اس پرواز سے آنے والا ہے اور اس کے پاس بڑی مقدار میں ہیروئن لے جانے کا امکان ہے۔ اس معلومات کو تحریری طور پر کم کر دیا گیا اور اس کے اور دیگر افسران کے ذریعے ہوائی اڈے پر ایک گھڑی رکھی گئی۔ پرواز کے پہنچنے اور اپیل کنندہ کے کسٹم چیکنگ کاؤنٹر پر رپورٹ کرنے کے بعد، مسٹر ڈینگے جو مسٹر مینن اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر مسٹر روہتاگی کے ساتھ تھے، نے اپیل کنندہ سے پوچھ گچھ کی اور خود کو مطمئن کرنے کے بعد کہ وہ وہی شخص ہے، جس کے بارے میں انہیں پہلے معلومات موصول ہوئی تھیں، اس سے کہا کہ وہ اپنے سامان کی شناخت کرے۔ اپیل کنندہ نے اپنے سیاہ رنگ کے ریکسین بیگ کی شناخت بھوری رنگ کی پٹیوں سے کی۔ اسے بند پایا گیا۔ اس پر سامان کا ٹیگ لگا ہوا تھا جس کے ساتھ اس کے ہوائی ٹکٹ پر کلیم ٹیگ لگا ہوا تھا۔ اس کے بعد اپیل کنندہ نے اپنی جیب سے چابی نکالنے کے بعد بیگ کھولا۔ جانچ کے پیکٹوں میں بھوری رنگ کا پاؤڈر پایا گیا۔ جانچ سے پتہ چلا کہ مذکورہ پاؤڈر ہیروئن تھا۔ اس طرح اپیل کنندہ کے قبضے سے ملنے والی کل مقدار 2 کلوگرام تھی۔ اس کے بعد کسٹم افسران نے دو پنچ گواہوں کی موجودگی میں تمام رسمی کارروائیاں مکمل کیں اور پھر اسے نارکوٹک کنٹرول بیورو کے دفتر لے گئے۔ وہاں کسٹمز ایکٹ کی دفعہ 108 کے تحت اس کا بیان ریکارڈ کیا گیا اور اسی دن شام تقریبا 9 بجے اسے گرفتار کر لیا گیا۔ کیمیائی تجزیہ کار کی رپورٹ حاصل کرنے کے بعد ان کے خلاف این ڈی پی ایس ایکٹ اور کسٹم ایکٹ کے تحت جرائم کے ارتکاب کے لیے 1991 کے این ڈی پی ایس کیس نمبر 84 میں گریٹر بمبئی کے خصوصی جج (این ڈی پی ایس) کی عدالت میں فرد جرم اور مقدمہ چلایا گیا۔

فاضل جج نے گواہ استغاثہ 1 مسٹر مینن، مسٹر روہتگی، گواہ استغاثہ 5 — مسٹر ڈینگے اور پنچ گواہ کے ثبوت پر بھروسہ کرتے ہوئے کہا کہ اپیل کنندہ اپنے ساتھ 2 کلوگرام ہرن لایا تھا اور اس کے قبضے میں تھا۔ اس لیے اس نے اپیل کنندہ کو این ڈی پی ایس ایکٹ کی دفعہ 8 (سی) کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 21 اور دفعہ 28 اور 8 (سی) کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 23 کے تحت قابل سزا جرائم کے لیے مجرم قرار دیا۔ اس نے اسے کسٹمز ایکٹ 1962 کی دفعہ 135(i)(a) اور دفعہ 135(i)(ii) کے تحت بھی مجرم قرار دیا۔

اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ کے سامنے اپنی اثباتِ جُرم کو چیلنج کیا۔ ان کی اپیل (1994 کی فوجداری اپیل نمبر 401) کو عدالت عالیہ نے جزوی طور پر منظور کر لیا تھا۔ اس کی اثباتِ جُرم کی تصدیق ہوگئی لیکن جرمانے کی ادائیگی نہ کرنے پر دی گئی اثباتِ جُرم کو کم کر دیا گیا۔

اپیل گزار کی وکیل محترمہ ایم قمرالدین، نے کہا کہ این ڈی پی ایس ایکٹ کی دفعہ 50 کی لازمی ضرورت کی تعمیل نہیں کی گئی اور اس لیے ہیروئن کی بازیابی اور ضبطی سے متعلق شواہد کو غیر قانونی سمجھا جانا چاہیے۔ اس نے مزید کہا کہ اپیل کنندہ کو اس ثبوت کی بنیاد پر مجرم نہیں ٹھہرایا جاسکتا تھا۔ اس کی طرف سے یہ پیش کیا گیا کہ اپیل کنندہ کو نارکوٹک کنٹرول بیورو کے افسران کی تلاشی سے پہلے یہ نہیں بتایا گیا

تھا کہ اسے گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کی موجودگی میں تلاشی لینے کا حق حاصل ہے۔ یہ دلیل مسترد ہونے کے لائق ہے کیونکہ صرف اس صورت میں جب کسی ملزم کے شخص کی تلاشی لی جانی ہے تو اسے گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کی موجودگی میں اس کے جانچ کے حق کے بارے میں مطلع کیا جانا ضروری ہے۔ جیسا کہ عدالت عالیہ نے صحیح کہا ہے کہ کسی شخص کے سامان کی تلاشی خود اس شخص کی تلاشی کے مترادف نہیں ہے۔ ریاست پنجاب بنام بلدیو سنگھ، [1999] 4 ایس سی سی 595 میں اس عدالت نے فیصلہ دیا ہے کہ دفعہ 50 کے تحت ملزم کو اس کے حق کے بارے میں مطلع کرنے کی ضرورت تب ہی وجود میں آتی ہے جب ملزم کے شخص کی تلاشی لی جانی چاہیے۔ ریاست پنجاب بنام جسبیر سنگھ اور دیگران جے ٹی میں اس عدالت کا فیصلہ۔ (1995) 9 ایس سی 308، جس میں یہ فیصلہ دیا گیا تھا کہ اگرچہ ملزم کے تھیلوں سے پوست کا تنکا برآمد کیا گیا تھا، پھر بھی اسے گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کی موجودگی میں تلاشی کے اپنے حق کے بارے میں مطلع کرنا ضروری تھا، اب بلدیو سنگھ کے کیس (اوپر) کے فیصلے سے مسترد ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے ساتھ بیگ یا کوئی دوسری چیز لے کر جا رہا ہے اور اس میں منشیات یا نفسیاتی مادہ پایا جاتا ہے، تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ اس کے شخص سے ملا تھا۔ اس معاملے میں ہیروئن اپیل گزار کے بیگ سے ملی تھی نہ کہ اس کے شخص سے اور اس لیے گزٹیڈ افسر یا مجسٹریٹ کی موجودگی میں تلاشی کی پیشکش کرنا ضروری نہیں تھا۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا گیا کہ کیمیائی تجزیہ کار کی طرف سے دی گئی رپورٹ ایک خفیہ رپورٹ تھی اور اس لیے اس پر کوئی انحصار نہیں کیا جا سکتا تھا۔ یہ پیش کیا گیا کہ چونکہ اس میں ٹیسٹ کی کوئی تفصیلات نہیں ہیں، اس لیے اس کی کوئی ثبوت کی قیمت نہیں ہے۔ جیسا کہ عدالت عالیہ نے صحیح طور پر نشاندہی کی ہے کہ اپیل کنندہ نے خود کسٹم ایکٹ کی دفعہ 108 کے تحت اپنے بیان میں اعتراف کیا تھا کہ یہ ہیروئن تھی۔ مزید برآں، اس معاملے میں ہمارے پاس نارکوٹک کنٹرول بیورو کے افسران کے ثبوت بھی ہیں جنہوں نے اپیل کنندہ سے ملنے والے مادے کی جانچ کی تھی۔ اس لیے اس دلیل کو بھی مسترد کر دیا جاتا ہے۔

اس کے بعد اس بات پر زور دیا گیا کہ کسٹم ایکٹ کی دفعہ 108 کے تحت درج کردہ بیان پر کوئی انحصار نہیں کیا جانا چاہیے تھا کیونکہ یہ اپیل کنندہ نے رضاکارانہ طور پر نہیں کیا تھا اور وہ نہیں جانتا تھا کہ اس میں کیا لکھا تھا جب اس نے اس پر دستخط کیے تھے۔ استدعا یہ تھی کہ اپیل کنندہ انگریزی زبان نہیں جانتا ہے۔ وہ صرف فرانسیسی زبان جانتا ہے۔ دفعہ 313 فوجداری پی سی کے تحت اپنے معائنے میں اس نے کہا تھا کہ بیان طاقت کے ذریعے حاصل کیا گیا تھا اور اسے نارکوٹک کنٹرول بیورو کے افسران نے مارا پیٹا تھا۔ اس نے اس وقت یہ نہیں کہا تھا کہ وہ انگریزی نہیں جانتا ہے۔ نارکوٹکس ڈیپارٹمنٹ کے افسران کے شواہد کے علاوہ جیول ہوٹل کے ایک ملازم کا ثبوت ہے جہاں اپیل کنندہ 16 سے 22 نومبر 1990 تک رہا تھا، جس نے اپیل کنندہ کی طرف سے انگریزی میں کی گئی کچھ اندراجات کو ہوٹل کے رجسٹر میں ثابت کیا ہے۔ پنچ نامہ میں اپیل کنندہ کے لکھے ہوئے الفاظ موصول شدہ نقل بھی ہوتے ہیں۔ اپیل کنندہ کا مذکورہ بیان 1990 میں درج کیا گیا تھا۔ انہوں نے 1994 میں اسے واپس لے لیا۔ اس وقت تک انہوں نے کسی افسر کے خلاف مبینہ طور پر مار پیٹ یا طاقت کے استعمال کی شکایت نہیں کی تھی اور نہ ہی انہوں نے کہا تھا کہ وہ انگریزی نہیں جانتے۔ اس لیے اس دلیل کو بھی قبول نہیں کیا جا سکتا۔

عدالت عالیہ کے سامنے اٹھائے گئے دیگر تنازعات بھی ہمارے سامنے اٹھائے گئے تھے۔ ہم انہیں مسترد کرنے کے لیے عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی وجوہات سے اتفاق کرتے ہیں۔ ہماری رائے میں، عدالت عالیہ نے مذکورہ بالا گواہوں کے شواہد اور کسٹم ایکٹ کی دفعہ 108 کے تحت درج کردہ بیان پر بھروسہ کرنے اور اپیل کنندہ کی اثباتِ جُرم کی تصدیق کرنے میں درست تھا۔ چونکہ ہمیں اس

اپیل میں کوئی بنیاد نہیں ملتی ہے، اس لیے اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔

ٹی۔این۔اے

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 16:57
I am the author of this document